# اسا□م بن لادن کی رئیس المفتی شیخ بن باز رح□م ال□ل□ پر طعن□ زنی

## اسا□م بن لادن کی رئیس المفتی شیخ بن باز رحم□ ال□ل□ پر طعن□ زنی

الحمد لل□ والصلو□ والسلام علی رسول ال□ل□ اما بعد !

بدعتی شخص کی بڑی علامات می□ س□ ایک ی□ بھی □□ ک□ و□ سلف صالحین ک□ بار□ طرح طرح کی باتی□ بنائ□ گا اور ان ک□ شخصیت کو بگاڑ کر پیش کرن□ کی کوشش کر□

یعنی اگر کوئی شخص صحیح اور حقیقی منہج پر قائم ہے تو صرف اپنے آپ کو ہی سمجھتا ہے یا جو اس کے ساتھ چلنے والے ہوتے ہیں ۔

اسی بارے میں امام ابو حاتم فرماتے ہیں:

“من علامة أهل البدع الوقيعة فى أهل الأثر”

[اللالكائی: 1/ 179]

“اہل بدعت کی علامت میں سے ہے کہ وہ اہل اثر (اسلاف) پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔”

**اور اسی نشانی پر پورا اترتے ہوئے اسامہ بن لادن کا یہ دعوی ہے کہ امام صاحب کے فتاوی امت کو گمراہی کے ستر گھاٹیاں نیچے لے جائیں گے۔**

اسامہ بن لادن کے نصیحہ کمیٹی لندن کی جانب سے ( بتاریخ 27/07/1415 ھ ) لانچ کیے جانے والے خطاب میں الشیخ بن باز کے بارے میں کچھ اس طرح کہا :

“ونحن سنذكركم فضيلة الشيخ ببعضٍ هذه الفتاوى والمواقف التى قد لا تلقون لهٍا بالا ، مع أنها قد تهوى بها الأمة سبعين خريفا فى الضلال“

فضیلۃ الشیخ ہم آپ کے سامنے آپ کے بعض ایسے فتاوی اور مواقف بیان کریں گے جن کی شاید آپ کو اتنی پرواہ نہ ہو مگر درحقیقت ان کے سبب امت گمراہی کی ستر گھاٹیوں میں جا گر سکتی ہے۔

اسی طرح یوں بھی کہا کہ امام صاحب کے فتوے ایسے خطر ناک ہیں کہ جو شرائط پر بھی پورے نہیں اترتے۔

پھر اپنے ایک دوسرے خطاب ( بتاریخ 28/08/1415ھ) میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو شیخ ابن باز کے فتاوی سے خبردار کرتے ہوئے کہا :

“ولذا فاننا ننبه الأمة الى خطورة مثل هذه الفتاوى الباطلة وغير مستوفية الشروط“

اسی وجہ سے ہم امت کو ان باطل فتاوی سے کہ جو شروط پر پورے نہیں اترتے، کی خطرا انگیزی سے خبردار کرتے ہیں۔

اسی طرح شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے بارے میں یوں کہا : "یہ حکومتی علماء ہیں جو ظالموں کی طرفداری کرتے ہیں۔"

ایک مرتبہ یوں بھی کہا :

"ان علة المسلمين اليوم ليست فى الضعف العسكرى، ولا فى الفقر المادى وانما علتهم خيانات الحاكم وتخاذل، وتخاذل الأ نظمة وضعف أهل الحق واقرار علماء السلطان لهذا الوضع وركونهم الى الذين ظلموا من حكام السؤوسلاطين الفساد"

مسلمانوں کی موجودہ بیماری عسکری قوت کی کمی نہیں، اور نہ ہی مادیت پرستی ہے ، بلکہ ان کی اصل بیماری حکمرانوں کی خیانتیں، نظاموں کی تباہی و رسوائی اور اہل حق کی کمزوری ہے، اور حکومتی علماء کا اس صورتحال کو تسلیم کرنا اور ان برے حکمرانوں اور فسادی بادشاہوں کی طرفداری کرنا ہے۔

اسی طرح ایک جگہ کہا کہ امام صاحب کے مواقف امت اور اسلام پر عمل پیرا ہونے والوں کے لئے عظیم نقصانات کا باعث ہیں۔

ایک جگہ پر کہتا ہے:

"فقد سبق لنا فى هيئة النصيحة والا صلاح أن وجهنا لكم رسالة مفتوحة فى بياننا رقم (١١) وذكر ناكم فيها بالله، وبواجبكم الشرعى تجاه الملة والأمة، ونهينا كم فيها على مجموعة من الفتاوى والمواقف الصادرة منكم والتى ألحقت بالأً مة والعاملين للا سلام من العلماء والدعاة أضرارا جسيمة عظيمة"

کمیٹی برائے نصیحت واصلاح کی طرف سے آپ کو ایک کھلا خط ہمارے بیان رقم (١١) کی صورت میں موصول ہوچکا ہے جس میں ہم نے آپ کے لئے اللہ تعالی کی

خاطر اس ملت وامت کی جانب سے جو آپ پر واجب ہوتا ہے ذکر کیا، اور اس میں ہم نے آپ کو ان مجموعہ فتاوی اور مواقف سے جو آپ سے صادر ہوئے ہیں، ان سے روکا کہ جو امت اور اسلام پر عمل پیدا ہونے والے علماء اور داعیان کے لئے بہت عظیم نقصان کا باعث ہے ہیں

ایک جگہ پر کہتے ہیں کہ **امام صاحب ظالم طاغوتوں کے دوست ہیں**

جیسا کہ یوں کہا :

“فضیلة الشیخ لقد تقدمت بکم السنٍ ، وقد کانت لکم أیاد بیضاء فی خدمة الاسلام سابقاً ، فاتقوا اللہ وابتعدوا عن ھؤلاء الطواغیت والظلمة الذین أعلنوا الحرب علی اللہ ورسولہ”

فضیلۃ الشیخ آپ اتنے عمر رسیدہ ہو چکے ہیں اور آپ کی اس سے پہلے اسلام کے لئے روشن خدمات ہیں، پس آپ اللہ تعالی سے ڈریں اور ان طاغوتوں اور ظالموں سے دور رہیں جنہوں نے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہے۔

اسی طرح کہتے ہیں کہ آپ کے فتاوی مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔

ایک جگہ پر یوں کہا :

“ونحن بین یدی فتوا کم الأخیرة بشأن ما یسمی بھتاناً بالسلام مع الیھود والتی کانت فاجعة للمسلمین حیث استجبتم للرغبة السیاسیة للنظام لما قرر اظھار ماکان یضمرہ من قبل ، من الدخول ھذہ المھزلة الاستسلامیة مع الیھود فأصدرتم فتوی تبیح السلام مطلقا ومقیداً مع الیھود“

ہمارے سامنے آپ کا آخری فتوی موجود ہے جس کا عنوان ”ہے **یہود کے ساتھ صلح**” جو کہ مسلمانوں کے لئے کسی سانحہ سے کم نہیں ہے، کہ آپ نے اس نظام کے لئے سیاسی رغبت کا اظہار فرمایا جو اس بات کو

ظاہر کرتا ہے جو پہلے مخفی تھی، یعنی آپ نے یہود کے ساتھ مطلق اور مقید صلح کو مباح قرار دینے کا فتوی جاری فرمایا ہے

اسی طرح الجزیرہ کے ساتھ انٹرویو ( بتاریخ ۱۴۲۲/۰۴/۰۸ھ) میں اور کیسٹ بعنوان “استعدوا للجهاد” (جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ) میں کہا اور کیا ہی برا کہا:

“من زعم أن هناك سلام دائم مع اليهود فهو قد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم”

جو یہ گمان کرتا ہے کہ کوئی صلح یہود کے ساتھ باقی ہے تو یقینا اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے

اسی طرح بن لادن کا کہنا ہے کہ امام صاحب کے فتاوی لوگوں پر معاملے کو ملتبس اور مشتبہ کرنے کا سبب ہیں جسے ایک عام مسلمان بھی تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوگا۔

ایک جگہ پر یوں کہا:

“ان فتواكم هذه كانت تلبيساً على الناس لما فيها من اجمال مخل وتعميمٍ مضل ، فهى لا تصلح فتوى فى حكم سلام منصف ، فضلاً عن هذا السلام المذيف مع اليهود الذى هو خيانةٌ عظمى للاسلام والمسلمين، لايقرها مسلم عادى فضلاً عن عالم مثلكم يفترض فيه من الغيرة على الملة والأمة”

آپ کا یہ فتوی لوگوں پر معاملے کو متلبس کرتا ہے کیونکہ اس میں جو خلل زدہ اجمال اور گمراہ کن عمومیت ہے وہ اس فتوی کو ایک منصفانہ صلح تک کے لئے ناقابل عمل بناتی ہے چہ جائیکہ یہود کے ساتھ اس مضحکہ خیز صلح کے لئے قابل عمل ہو، یہ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ سب سے بڑی خیانت ہے، ملت اور امت کے لئے غیرت ایک عام مسلمان کو بھی اسے قبول کرنے سے روکتی ہے چہ جائیکہ آپ جیسا عالم ایسی بات کرے

اس کے علاوہ مزید کئی دلائل موجود ہیں سو معاملہ آپ کے سامنے واضح ہے کہ بندہ ذاتی وجوہات کی بناء پر نہیں بلکہ ایک سوچ و فکر اور ایک عقیدہ کے تحت مخالفت کر رہا ہے وہ ایک ایسے شخص کی جسے دنیا بھر میں شریعت اسلامیہ کا ایک پختہ عالم تسلیم کیا جاتا ہے ۔ نصیحت کو ٹھکرا کر اپنے اعمال کو حتمی سمجھتے ہوئے اس متفقہ شخصیت کے کیڑے نکالنے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے ۔ **اور یہی خوارج کی سب سے بری عادت ہے ۔**

دعا ہے کہ اللہ ہمیں دین حنیف کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اس پر صحیح معنوں عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔